آپ خود حساب کرلو!

پروفیسر محمد حمزہ نعیم، سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج، جھنگ

کل جگ نہیں کہ جگ ہے یہ
یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے
اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

اس نے انٹرنیٹ کھولا تو لکھا تھا: آپ کو disabled کوٹے میں امیدوار لکھ لیا گیا ہے، آپ انٹرویو کے لئے پیش ہوں۔ وہ حیران تھا میں تو اللہ کے فضل وکرم سے بالکل صحیح سالم ہوں، کسی بھی طور disabled نہیں ہوں۔ ہوا یہ تھا کہ درخواست فارم بذریعہ ڈاک بھی جانا تھا اور بذریعہ کمپیوٹر بھی۔ کمپیوٹر میں ایک کالم disabled کا تھا۔ غلطی سے اُس کو ٹِک کردیا، فوراً درستی کی کوشش کی، مگر کمپیوٹر نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ درخواست بذریعہ ڈاک میں درست لکھا تھا، مگر سروس کمیشن اہلکار نے کمپیوٹر درخواست کو درست مان لیا۔ غلط اندراج کی درستی کے لئے اَب دوبارہ درخواست رجسٹری ڈاک بھیج دی گئی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

”من سن فی الإسلام سنّة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها بعده من غير أن ينقص من أجورهم شیء ومن سن سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من اوزارهم شیٔ۔“

(مسلم شریف، جلد:۱، ص:۳۲۷)

ترجمہ: ”جس کسی نے اچھی راہ اختیار کی، اُسے اپنے عمل کا اجر ملے گا، پھر اُس کے بعد جو کوئی اِس راہ چلے گا، اُن کا اجر بھی ملے گا اور اِن کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور جس کسی نے بُرا طریقہ اختیار کیا، اُسے اپنے غلط عمل کا گناہ بھی ملے گا، اور

اس کے بعد جو کوئی اس بُری راہ پر چلے گا، اُن کا گناہ بھی ملے گا اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی''۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

''وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاہُ طَائِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ،وَنُخْرِجُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کِتَاباً یَّلْقَاہُ مَنْشُوْراً،اِقْرَأْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْباً''۔(بنی اسرائیل:۱۳)

ترجمہ:''اور جو آدمی ہے، لگادی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے اور نکال دکھائیں گے ان کو قیامت کے دن ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی، پڑھ لے اپنی کتاب، تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا''۔

دوسری جگہ فرمایا:

''مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ''۔(ق:۱۸)

ترجمہ:''نہیں بولتا کچھ بات جو نہیں ہوتا اُس کے پاس ایک راہ دیکھنے والا تیار''۔

ایک اور جگہ فرمایا:

''یَقُوْلُوْنَ یَاوَیْلَتَنَامَالِھٰذَاالْکِتَابِ لَایُغَادِرُصَغِیْرَۃً وَّلَاکَبِیْرَۃً اِلَّااَحْصَاھَا''۔ (کہف:۴۹)

ترجمہ:''اور کہتے ہیں: ہائے خرابی! کیسا ہے یہ کاغذ؟ نہیں چھوٹی اس سے چھوٹی بات اور نہ بڑی بات، جو اس میں نہیں آئی''۔

سب کچھ درج سامنے موجود ہے۔ آج کا کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اللہ اور اُس کے نبی ﷺ کی باتوں کی مِن وعَن تصدیق کر رہا ہے۔ کمپیوٹر نے چھوٹی سی غلطی بھی پکڑلی، مگر اصلاح کا موقع نہیں دیا، جبکہ تکریم بنی آدم کی خاطر قیامت کی کتابِ منشور میں اصلاح کا موقع بھی اللہ نے دیا ہے، بلکہ بُرے اعمال کو اچھے اعمال کی شکل دینے کی کمانڈز بھی رکھی گئی ہیں۔ گرفت میں آنے سے پہلے پہلے یعنی دمِ واپسیں سے پہلے پہلے ہر انسان کو بھرپور اختیار دیا گیا ہے۔ کمپیوٹر میں send کمانڈ دبانے سے پہلے سب کچھ کرسکتے ہیں، delete کرسکتے ہیں، change کرسکتے ہیں، shift کرسکتے ہیں، copy کرسکتے ہیں، مگر send بٹن دبانے سے معاملہ آگے چلا جاتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح جب ملک الموت پہنچ جائے، دمِ واپسیں ہو، آدمی گرفت میں آجائے تو پھر ''کتابِ منشور'' نامۂ اعمال میں تبدیلی ناممکن ہوجاتی ہے۔

دیکھئے نا! بنی اسرائیل کا ۹۹ افراد کا قاتل ایک کم نظر زاہد کے پاس توبہ کی راہ ڈھونڈنے پہنچا وہاں اُسے مایوس کن جواب ملا تو اُس نے سنچری پوری کرلی، مگر ہاتھ ڈیلیٹ بٹن پر تھا، دل میں ندامت

تھی، کسی نے کہا: ''ماحول بدل! فلاں بستی میں کچھ اللہ والے نیک لوگ رہتے ہیں، مایوس ہونے کی بجائے اُن کی خدمت میں چلے جاؤ، اللہ کی رحمت سے کچھ بعید نہیں''۔ چل پڑا، راستے میں ملک الموت آ پہنچا، جنت جہنم دونوں کے فرشتے جھگڑنے لگے، مگر فیصلہ اس پر ہوا کہ ''نأیٰ بصدرہ'' یہ سینے کے بل گھسٹ کر بھی ڈیلیٹ بٹن دبانے کی کوشش کررہا تھا، ہماری رحمت نے اس کو تائب لکھ لیا ہے۔

ستر ہزار جادوگروں اپنے اَن داتا فرعون کے حکم پر کلیم اللہ کا مقابلہ کیا، نبیوں کا مقابلہ کوئی چھوٹی سی غلطی نہیں ہے، مگر احساس ہوا، ہاتھ فوراً ڈیلیٹ بٹن کو گیا، اعلان کررہے تھے: ''ہم ہارون وموسیٰ علیہما السلام کے رب پر ایمان لائے''۔ سابقہ گناہ ڈیلیٹ ہوگئے، نیا نامۂ عمل send ہوگیا۔ اللہ کو دونبیوں کا واسطہ دیا، رحمتِ الٰہی نے دامن تھام لیا، چند منٹوں کی صحبتِ کلیم ایمان ویقین کی آخری منزلوں تک پہنچا گئی، بقول حضرت جھنگوی شہیدؒ چند منٹوں کی صحبتِ کلیم کا رنگ اتنا پختہ تو ۲۳ سال کی صحبتِ حبیب کے کیا کہنے؟ ''صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً'' جو کوئی اس رنگ کی پختگی کو نہ مانے وہ خود بدرنگ ہے۔ ہاں! تو گرفت سے پہلے ان ستر ہزار کا رجوع اور توبہ ان کے نامۂ اعمال کے لئے ذریعہ صلاح و فلاح بن گئی، جبکہ فرعون نے بھی کلمۂ توحید پڑھ لیا: ''اٰمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ إِسْرَائِیْلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ'' میں اسی اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ مگر حکم ہوا ''آلْئٰنَ؟'' اب ایمان لاتا ہے؟ اب تو گرفت آچکی: ''أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ'' اب تو ملک الموت آچکا، اب تو send بٹن دب چکا، اب ڈیلیٹ نہیں ہوسکتا، گناہ تو بڑے بڑے بہت ہیں، ماں باپ کو ستانا، چوری، ایذائے مسلم، جھوٹ، قتلِ مسلم اور شرک، رشوت اور سود بھی بدترین گناہ ہیں۔ قتل مسلم پر ابدی جہنم اور شرک ناقابل معافی جرم ہیں، سود پر اللہ اور رسول ﷺ سے اعلانِ جنگ۔

تمام گناہوں سے بچا جائے، سابقہ پر توبہ، فوراً ڈیلیٹ بٹن دبالیا جائے، خصوصاً قتلِ مسلم، دہشت گردی کے شک میں بھی اجازت نہیں، عدالت فیصلہ کرے گی اور شرک پر تو ابداً قطعاً جہنم کا پروانہ ملنے کا واضح اعلان ہوچکا ہے۔

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے
اکیلا ہی سرِ محشر کھڑا ہوں

☆☆....☆☆